فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان حضرات اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

میرا اپنی گھر والی مسماۃ شاہدہ کے ساتھ پیسوں کے لین دین پر جھگڑا ہوا۔ اس نے زبان درازی کی تو میں نے (سعید احمد) اسے ایک تھپڑ رسید کر دیا، پھر تلخ کلامی ہوئی تو پھر میں نے اسے دوسرا تھپڑ دے مارا۔ اس کے بعد بھی وہ بولنے سے باز نہ آئی تو میں نے اس کو طلاق کی دھمکی دی کہ میں طلاق دیدونگا تو وہ پرسکون ہو کر بیٹھ گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد پھر سے وہ بولی اور دوبارہ جھگڑے کی نوبت آئی تو میں نے درج ذیل الفاظ کہے:

طلاق، طلاق، طلاق

میں نے یہ الفاظ کہے اور میں حیدر آباد، کراچی چلا گیا اور یہ کہہ کر گیا کہ میں کراچی جا رہا ہوں، اور پوری زندگی وہیں رہوں گا۔ کچھ دنوں کے بعد والد صاحب کو جب صورتحال کا علم ہوا تو انہوں نے مجھے وہاں سے بلوالیا ہے اور یہاں آنجناب کے ہاں شرعی رہنمائی کے لیے لے آئے ہیں کہ ہماری رہنمائی فرمائیں کہ دوبارہ گھر آباد ہو جائے، کیونکہ پانچ بچے بھی ہیں، ایک بیٹی کی شادی ہوگئی ہے باقی بیٹے اور ایک بیٹی بھی جوان ہیں۔

سعید احمد

سائل...... سعید احمد، اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

دارالافتاء — فتویٰ نمبر ٣١ / ١٨٩ — جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

الجواب

صورت مسئولہ کے مطابق آپکی بیوی شاہدہ پر تین طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغلظہ ثابت ہو چکی ہے۔ اب رجوع اور صلح کی گنجائش نہیں ہے۔ دونوں کے درمیان علیحدگی ضروری ہے۔ لڑائی جھگڑے کے دوران بغیر اضافت طلاق، طلاق و طلاق کہنے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے۔ دوبارہ آباد ہونے کی ایک ہی صورت ہے کہ عدت کے بعد شاہدہ کسی اور سے نکاح کرے دوسرا شوہر اس سے ہمبستری بھی کرے پھر اپنی مرضی سے طلاق دے پھر اسکی عدت گزرنے کے بعد آپ سے دوبارہ نکاح ہو سکے گا۔ لقولہ تعالیٰ:

(فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره الآية) فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالعلیم عفی عنہ

٥/١١/١٤٣٨ھ

نائب مفتی

٢١ / ١٨٩

دارالافتاء — جامعہ خیر المدارس ملتان

29 JUL 2017

٣١ / ١٨٩